ایران کا اسلامی انقلاب

عالم اسلام میں حریت بیداری لہر

ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف

ابھی چند سال پہلے جب ہماری نظر عالم اسلام کی جانب اٹھا کرتی تھی تو وہاں کے فکر انگیز ولرزہ خیز حالات کو دیکھ کر قلب ونظر مجروح ہونے کے ساتھ ہی روح بھی بے چین وبیقرار ہوجایا کرتی تھی۔ اور ہم یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتے تھے۔ کہ زمین پر خدا کے نائب اور اس کے محبوب سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰؐ کے نام لیوا کس طرح نفس کے غلام، بندۂ سیم وزر اور اسیر حرص وہوس بنے ہوئے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی زمین پر اس کی حاکمیت قائم کرنے کے بجائے شیطان کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں۔ شرم وندامت کے باعث انکا صرف یہ فعل قبیح ہی نہیں بلکہ انہوں نے مخلوق خدا پر لطف ورحمت روا رکھنے کے مقام پر حدود وقیود کی سختیاں اور قیدوبند کی صعوبتیں جاری کیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ یہ سب اسلام کے اصولوں کی پاداش کے سلسلے میں نہیں بلکہ انہوں نے محض اپنے جابرانہ اقتداروں کے تحفظ وبقا کے مدنظر یہ شرمناک کردار ادا کئے۔ بات صرف مسلمانوں کے استحصال کی ہی نہیں بلکہ مقدس ومطہر سرزمین اور اس کے نواح میں اپنی استبدادی حکومتوں کو قائم رکھنے کے ساتھ ہی اسلام کے دیرینہ دشمن یہود ونصاریٰ کو بھی مکمل تحفظ عطا کیا۔ اور اسرائیل کے ناپاک وجود کے قیام سے لے کر امریکی واستعماری مفادات کی سلامتی وتحفظ کا دارومدار بھی اپنی غافل ومردہ عرب حکمرانوں کے سر جاتا ہے جنہوں نے آمریت پسند حکومتوں کے زیر سایہ سامراجی وصہیونی فکر ونظر کو جلا بخشی ہے۔ اور قبلۂ اوّل کو یہودی غلامی میں دینے کا گناہ عظیم کیا ہے۔

ماضی کے یہ اندوہناک حالات اپنی جگہ۔ مگر آج خوشی وانبساط کی بات یہ ہے کہ اب عالم اسلام کے اندر ایک قسم کی بیداری پیدا ہوچکی ہے۔ اور صہیونیت وسامراجیت کے خلاف مسلم نوجوان اٹھ کھڑا ہوا ہے ان کے اندر یہود ونصاریٰ کی شیطانی چالوں سے نبرد آزما ہونے کے شعور کے ساتھ ہی نام نہاد مسلم آمریت پسند حکمرانوں سے آزاد ہونے کا جذبہ بھی پیدا ہوچکا ہے۔ اور وہ اب ہر قیمت پر ان اسلام دشمن مطلق العنان حاکموں کے خلاف صف آرا ہوکر ان سے مکمل آزادی حاصل کرنے کے

لئے کمر بستہ ہو چکے ہیں۔دن بہ دن منظر عام پر آرہے حالات اور ان سے پیدا ہونے والے حقائق اس بات کے گواہ ہیں کہ عالم اسلام سے ظالم حکمرانوں کے خلاف بند ہورہی صداؤں کو اب کوئی طاقت بھی دبا نہیں سکتی اور یہ آواز جلد ہی نعرۂ حق بن کر چہار دانگ عالم میں گونج اٹھنے کو بیقرار ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو آخرکار یہ حق کی آواز ہے، یعنی یہ اس انقلاب کی آواز ہے جس کی بنیاد حق وروحانیت کے ان محکم ستونوں پر استوار کی گئی ہے جس کی بنیادیں ایران کے اس اسلامی انقلاب پر رکھی گئی ہیں۔ جو خالص دینی ومذہبی اصولوں پر عمل میں آیا تھا۔سمجھ لیجئے کہ یہ جذبۂ حریت یوں ہی سینوں میں بیدار نہیں ہوا بلکہ ان کے اندر وہی روح مقدسہ ہے جو کبھی ایرانی انقلابیوں کے اندر قائد انقلاب حضرت آیت اللہ خمینیؒ نے ایران کے نوجوانوں کے اندر پھونکی تھی جس کے بل بوتے پر امن پسند نہتےّ اور کمزور وناتواں اسلام پسندوں نے مادّی اعتبار سے نہایت مضبوط ومردود پہلوی اقتدار کے پراخچے اڑادئے تھے۔

یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ رضا شاہ پہلوی کی مضبوط حکومت اور عظیم الشان مملکت کے مقابلے سادہ لوح اور کمزور ونہتےّ مسلم نوجوان انقلاب برپا کرنے میں کس طرح کامیاب وکامران ہوئے اس کا سیدھا سچا جواب یہی ہے کہ آیت اللہ خمینیؒ نے مسلم نوجوانوں کی ذہن سازی اسلامی فکرونظریات پر کی۔ اورمغربی استعماریت کے مقام پر اسلامی منہاج پر حکمرانی کا طریقہ واضح کیا۔اور یہ حقیقت باور کرانے کی کوشش کی کہ حکومت اور نظام حکومت دونوں ہی اس لئے نہیں ہوا کرتے کہ اس کے ذریعہ بندگان خدا کا استحصال کیا جائے۔ان کے فکرونظریات کو دبایا جائے، حقوق سلب کیے جائیں اور ان کے جذبۂ حریت کو کچل کر ان کو بے دام غلام بنالیا جائے۔ برخلاف اس کے مغرب کا تو طریقۂ حکومت ہی یہی رہا ہے کہ انہوں نے دنیا کے ہر ایک ملک میں ہی غلط اور غیر اصولی طور پر اقتدار حاصل کیا اور پھر اس کو قائم رکھنے کے لئے وہاں کے عوام کو آپس میں لڑاتے رہے۔ چونکہ اس وقت اکثر عرب ممالک کا نظام ہائے سیاست اور طریقۂ حکومت مغربی ہی ہے اسی لئے یہی طریقہ انہوں نے روا رکھا ہے اور ان کی بقا وسلامتی کے لئے ہر وہ غیر انسانی طریقہ اپنائے ہوئے ہیں جو ان کے مغربی آقاؤں کی جانب سے ان کو ودیعت کیا گیا ہے۔شرم اور افسوس تو یہ کہ ظالم اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے نہ صرف مسلمانوں کا ہی استحصال کرتے رہے بلکہ اسلامی اصولوں کا بھی مزاق اڑاتے رہے۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں میں مذہبی منافرت پیدا کرنا، ان کو مختلف ناموں

سے آپس میں لڑانا، ان کے اندر غلط فہمیاں پیدا کرنا، مختلف طریقوں سے ان میں اختلاف پیدا کرانا، اپنے اقتدار کے تحفظ وسلامتی کے مدّنظر مسلمانوں کو آپس میں باہم دست وگریباں رکھنا ان کی سیاسی کمزوری ہی نہیں بلکہ جزو لازم بن کر رہ گیا ہے۔ کویت وعراق اور افغانستان کے ساتھ ہی دیگر اسلامی ممالک کے موجودہ حالات ہمارے اس دعوے کی پختہ دلیل ہیں۔

بات صرف سیاست وحکومت تک ہی محدود نہیں ۔بلکہ عرب ممالک کے ان حکمرانوں نے اپنے اقتدار کو بچانے کی خاطر شعوری ولاشعوری طور پر سامراجی وصہیونی نظریات کو ہوا دی اور خطّہ میں غیر اسلامی فکر کو رائج کرنے کا گناہ عظیم کیا۔ وہ ان کے اسلامی افکار ونظریات سے عاری ہونے کی پختہ دلیل ہے۔ توجہ طلب امور یہ ہیں کہ کس طرح سے عرب آمریت پسند حکمراں خطّے میں معصوم و بیگناہ فلسطینیوں کی حمایت و ہمدردی سے چشم پوشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ اورقبلۂ اوّل کی حرمت و آزادی سے مکمل طور پر بے رخی وعدم اعتنائی اپنائے ہوئے ہیں ۔ یہ سب کچھ ان کے اخلاقی دیوالیہ پن کے ساتھ ہی اسلامی حمیت سے بھی دور ہونے کا پختہ ثبوت ہیں ۔افسوس تو یہ ہے کہ یہ حکمراں اس وقت مغرب سے اس درجہ خائف ہیں کہ فلسطینیوں کی حمایت میں زباں کشائی سے احتراز کیے ہوئے ہیں۔ اور اسرائیل کے خلاف اپنی زبانوں کو پوری طرح مقفّل کیے ہوئے ہیں۔ ڈر ہے کہ کہیں ان کی لب کشائی سے ان کے مغربی آقا ناراض نہ ہوجائیں۔ اوران کی عدم معاونت کی بناپر کہیں ان کو اپنے اقتدار سے ہاتھ نہ دھونا پڑجائے۔ یہی وہ تلخ حقائق ہیں جن کی وجہ سے اسرائیل اپنے ناپاک وجود کے قیام سے آج تک فلسطینیوں پر ظلم واستبداد کے پہاڑ توڑرہا ہے ۔ اور مغربی طاقتوں بالخصوص امریکہ کے اسلام دشمن رویے کی وجہ سے فلسطینیوں کو خود ان کی سرزمین پر موت کے گھاٹ اتارا جارہا ہے۔ افسوس! عالم اسلام اپنی بے حسی کی وجہ سے ان دردناک مظالم کا خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

عالم اسلام کے مردہ ضمیر حکمرانوں کے ذریعہ کی جارہی اسلامی اصولوں کی پامالی اور مسلمانوں کے استحصال کے مدّنظر سرزمین ایران سے امام خمینیؒ کی قیادت میں ایک ایسی تحریک عالم وجود میں آئی جس نے ظالم حکمرانوں کے خلاف نعرہ انقلاب بلند کیا اور اسلامی اصولوں کے مطابق خدا کی زمین پر خدا کی حاکمیت اور اس کے بندوں کے حقوق کی بازیابی کی خاطر اسلامی منہاج واصول پر حکومت قائم کرنے کا منصوبہ پیش کیا۔ اور قرآن وحدیث کے مطابق نظام مملکت کے تحت ایران کے نوجوانوں کو ایک فکر وتحریک عطا کی جس کا منبع ومأخذ اتحاد اسلامی تھا۔ جس کے قیام کے سلسلے میں خود امام خمینیؒ

نے فرمایا تھا۔’’ ہم لوگوں کو اس بات کی بھر پور کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ ہمارے درمیان خداوند عالم کی اس رحمت ونعمت کو دوام حاصل رہے اور اس کوشش کی پہلی منزل یہ ہے کہ ہم لوگ پوری طرح مذہبی ہوجائیں ۔ راہ خدا میں ہر وقت اور ہر قیمت پر خدمت خلق کے لئے آمادہ رہیں خود کو خداوند کریم کا مطیع وفرمانبردار بنالیں۔ خود کو اس سے وابستہ اور اسی کی بارگاہ میں پلٹ کر جانے والا سمجھتے رہیں تو دوسرا مرحلہ یعنی وحدت واتحاد خود بہ خود طے ہوجائے گا۔ کیوں کہ تفرقہ واختلاف شیطان کا کام ہے اور وحدت واتحاد کا تعلق رحمٰن سے ہے۔‘‘

ظاہر سی بات ہے کہ جو انقلاب اس درجہ صاف وشفاف اور رحمانی طریقہ پر رونما ہو اور اس کے اندر نفس انسانی اور شیطان لعین کی خبیثانہ سازشوں کا بالکل بھی دخل نہ رہا ہو تو اس کا ملت اسلامیہ کے لئے مفید وموثر ہونا ایک فطری بات تھی۔ چنانچہ باوثوق طریقے پر کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت عالم اسلام کے اندر ایرانی طرز پر حریت وآزادی کی جو موثر لہر رونما ہوئی ہے اس کی بنیاد واصل صرف اور صرف ایران کا وہی روحانی انقلاب ہے جس کی بنیاد وحدت اسلامی کے اصولوں پر رکھی گئی تھی ۔ آخر کار سخت جدوجہد ومحنت اور نہایت کشمکش وکوشش کے بعد آج عالم اسلام کے اندر انقلابات وآزادی کا ایسالا متناہی سلسلہ شروع ہوچکا ہے جس کی انتہا یقیناً ایک ایسی حسین وپرنور صبح کے آغاز پر ہوئی ہے، جس میں استعماریت کے سیاہ اندھیروں سے خلاصی اور آزادی وحریت کے نور کی بشارتیں شامل حال ہوں گی۔

عالم اسلام میں رونما ہونے والے حریت وآزادی کے یہ رجحانات صرف اقتدار کی تبدیلیاں ہی نہیں بلکہ یہ ایران کے اسلامی انقلاب کے وہ حسین ترین ثمرات ہیں جن کی بنیاد خالص اسلامی اصولوں پر رکھی گئی تھی۔ اور قائد انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خمینیؒ نے ایران کے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد عالمی پیمانے پر اس کی تبلیغ وتشہیر کے ارادے سے ایرانی انقلابی لٹریچر کی اشاعت کی گئی اور عالمی پیمانے پر اس کو اس کے حقیقی رنگ وروپ میں نوجوانان اسلام تک پہنچایا گیا۔ اس طرح موجودہ انقلابات کی شکل میں اس کے نتائج کا منشہ شہود پر آنا ایک لازمی وفطری امر تھا۔ عالم اسلام بالخصوص عرب ممالک میں مطلق العنان شہنشاہی اور آمرانہ طرز حکومت سے اب وہاں کی عوام پوری طرح بے زار نظر آرہی ہے۔ اور اسلامی جذبۂ حریت سے سرشار نوجوان اب اپنے شانوں سے آمریت کی غلامی کا بوجھ اتار پھینکنے کے لئے بے چین وبیقرار نظر آرہے ہیں۔ غور کیا جائے تو یہ سب

کچھ ایرانی اسلامی انقلاب کی وجہ سے ہی ممکن ہوسکا ہے۔

اسلامی ممالک میں انقلابات کی لہر اتنی منظّم اور پختہ طریقے پر رونما ہونے کی ایک اور وجہ خطّے میں اسرائیل کے مظالم اور مغربی مفادات کا استحکام بھی ہے کیوں کہ آج ہمارا نوجوان طبقہ پوری طرح بیدار ہوچکا ہے اور اس نے امریکہ کے سامراجی وصہیونی مظالم کے تناظر میں اس حقیقت کو خوب اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ وقت کے سب سے بڑے غاصب کے ذریعے معصوم وبے گناہ فلسطینیوں کی زمین پر ناجائز قبضہ، قبلہ اوّل پر یہودی یلغار اور عربوں کی ذلّت وپستی یہ صرف سیاسی وجغرافیائی جھگڑے ہی نہیں بلکہ یہ یہودونصاریٰ کے ذریعہ لڑی جارہی وہ صلیبی جنگ ہے جس کا مقصد سابقہ جنگوں کے دوران مسلمانوں کے ہاتھوں شرمناک اور مسلسل شکستوں کا بدلہ لینا ہے ہمارے اس دعوے کا پختہ ثبوت موشے دایان کے وہ بدترین تاریخی الفاظ ہیں جو اس نے تلّ ابیب پر قابض ہونے کے بعد کہے تھے۔ ''شکر ہے آج ہم نے خیبر کی شکست کا بدلہ مسلمانوں سے لے لیا۔مگر افسوس! یثرب اور مکہ ابھی تک مسلمانوں کے قبضے میں ہے۔ اے خدا! تو ہمیں ان پر بھی قابض فرما۔''

سوچنے کا مقام یہ ہے کہ کیا یہ الفاظ مسلمان عرب حکمرانوں تک نہیں پہنچے؟ کیا انہوں نے نہیں سنا کہ صہیونی غاصب کیا ارادے رکھتا ہے؟۔مگر افسوس! ان کے اندر نہ ہوتو اسلامی حمیت ہی باقی ہے اور نہ ملّی اخوت کا درد ہی ان کے سینوں میں ہے۔ ایسے بزدل، بے حِس اور خواب غفلت میں سوئے ہوئے حکمرانوں کے خلاف آج مسلم نوجوان پوری طرح صف آرا ہوچکے ہیں۔ اور تقریباً تمام ہی آمرانہ حکومتوں کے خلاف وہاں کی عوام کی جانب سے آزادی کا بگل بج چکا ہے۔ جس کی آواز نشۂ اقتدار، میں چور حکمرانوں کے کانوں سے ٹکراتی ہوئی ان کے مغربی آقاؤں تک جارہی ہے۔ اور آج غاصب اسرائیلی حکمرانوں کے ساتھ ہی مغرب کے ظالم آقاؤں تک کا چین وسکون چھن چکا ہے۔ کیوں کہ اب وہ اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ ایرانی فضاؤں سے اُٹھ کر عالم اسلام کے مختلف ممالک تک پہنچ جانے والا حریت وآزادی کا یہ طوفان اب کسی بھی طاقت سے رُکنے والا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے مقابل اب جو بھی طاقت آئے گی وہ اس طوفان کو نہ روک سکے گی۔ بلکہ خود اس کا اپنا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔

☆